احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 19

منگل 13 مئی 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 13 مئی 2003ء 10 ربیع الاول 1424 ہجری-13 ہجرت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 105

دجال کا پانی اور آگ

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دجال کے ساتھ پانی بھی ہوگا اور آگ بھی۔ مگر درحقیقت اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہوگی اور اس کا پانی آگ ہوگا۔

(صحیح بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال حدیث نمبر 6597.)

اللہ تعالیٰ کی صفت الخبیر کے حوالہ سے ایمان افروز خطاب

قرآنی پیشگوئیوں پر ہر پاک دل گواہی دے گا کہ یہ خبیر خدا کی کتاب ہے

جماعت احمدیہ انگلستان اور ایم ٹی اے کے رضا کار غیر معمولی خدمات پر دعاؤں کے مستحق ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 9۔مئی 2003ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 9 مئی 2003ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے اپنے خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت الخبیر کے مضمون کے حوالے سے قرآنی اور آنحضرت ﷺ کی پیش خبریوں کا تذکرہ فرمایا۔ حضرت مسیح موعود نے جو پیشگوئیاں کی تھیں ان کو بھی بیان فرمایا اور خطبہ کے آخر میں جماعت انگلستان اور ایم ٹی اے کی خدمات پر ان کا شکریہ ادا فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست دنیا بھر میں براڈ کاسٹ کیا گیا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر ہوا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے صفات الٰہی کے جس مضمون کا سلسلہ شروع کیا ہوا تھا میں اس کو جاری رکھنے کی کوشش کروں گا اور آج صفت الخبیر پر مضمون بیان ہوگا۔ حضور انور نے اپنے خطبہ میں متعدد آیات قرآنی کی تلاوت اور ترجمہ بیان فرمایا جن میں اللہ تعالیٰ کی صفت الخبیر کا تذکرہ ہے۔ قرآن کریم کی پیشگوئیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کے یہ بیان محض مومنوں کے تقویت ایمان کیلئے ہی نہیں بلکہ یہ صداقتیں غیروں کا منہ بند کرنے کیلئے بھی کافی ہیں۔ اور ان میں سے ہر پاک دل اس بات کی گواہی دے گا یہ کتاب علیم و خبیر خدا کی طرف سے ہے۔ ایسی پیشگوئیاں بھی قرآن میں ہیں جن کا ادراک اور علم اس وقت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی نہیں تھا۔ مثلاً واذا السماء کشطت میں اجرام فلکی پر تحقیق کا تذکرہ ہے۔ دوربین کی ایجاد سے مختلف ستاروں اور اجرام فلکی پر تحقیق کا دائرہ وسیع ہوا۔ قرآن کریم نے تابکاری سے تباہی اور ایٹمی جنگوں کی ہولناکیوں کا نقشہ بھی کھینچا ہے کہ اس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی مانند ہو جائے گا۔ دوسری جنگ عظیم میں ایسے نظارے دیکھے گئے اور اس وقت دنیا تیزی سے تباہی کی طرف جا رہی ہے۔ جماعت احمدیہ دعائیں کرے تا دنیا کو تباہی سے بچایا جا سکے۔

آنحضرت ﷺ نے بھی پیشگوئیاں فرمائیں جو بڑی شان سے پوری ہوئیں۔ مشرکین مکہ کے سرداران کی قتل گاہوں کی نشاندہی جنگ بدر سے پہلے ہی فرما دی۔ یمن اور شام کی فتوحات کی خبر غزوہ خندق کے موقعہ پر دی۔ حاطب بن ابی بلتعہ کے اہل مکہ کو روانہ کئے گئے خط کی خبر دی۔ مکھی کے ایک پر میں شفا اور ایک میں بیماری کا تذکرہ فرمایا جو اب تحقیق سے ثابت ہے۔

حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے والد کی وفات کی پیشگی خبر دی اور آسمانی کفالت کا وعدہ الیس اللہ کے الہام کی صورت میں دیا جو انگوٹھی کی صورت میں محفوظ کر لیا گیا۔ خدا نے وعدہ کے موافق کفالت فرمائی۔ امریکہ میں جان الیگزنڈر ڈوئی کی ہلاکت کی پیشگوئی بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت کی پیشگوئی جاپان کی فتح اور روس کی شکست کی صورت میں پوری ہوئی۔ جماعت کی ترقی اور زور آور حملوں سے سچائی کے اظہار کا وعدہ پورا ہو رہا ہے۔

خطبہ کے آخر میں حضور انور نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات پر جماعت احمدیہ انگلستان کی غیر معمولی خدمات اور مہمان نوازی پر اپنی اور جماعت عالمگیر کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ کارکنان و عہدے داروں نے غیر معمولی وفا اور نظم و ضبط کا مظاہرہ کیا۔ آپ نے ایم ٹی اے کا شکریہ ادا کیا کہ کروڑوں احمدی ان کے ممنون احسان ہیں۔ ان کے بعض کارکنان نے 48 گھنٹے لگاتار ڈیوٹی بھی دی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور آئندہ بھی ایسا ہی اخلاص کا مظاہرہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آرتھوپیڈک سرجن کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمود احمد شرما صاحب آرتھو پیڈک سرجن ایسوسی ایٹ پروفیسر آف سرجری Karolinska Hosp سٹاک ہالم سویڈن آجکل ربوہ میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب مورخہ 14 مئی 2003ء کو مریض دیکھیں گے اور پھر آپریشن کیسز کو وقت دے کر علاج کریں گے۔ ضرورت مند احباب سرجیکل آؤٹ ڈور سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوا لیں۔ بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

عطایا برائے گندم

☆ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطایا بمد گندم کھاتہ نمبر 135-4550/3 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین جلسہ سالانہ۔ ربوہ)

نرسری کی سہولیات

موسم گرما کے پھولوں کی پنیریاں، سایہ دار، پھل دار اور پھولدار پودے دستیاب ہیں۔ خوبصورت لان تیار کروانے کیلئے رابطہ فرمائیں۔ نیز گھاس لگوانے گھاس کی کٹائی، باڑ وغیرہ کی کٹائی اور پودوں وغیرہ پر سپرے کروانے کیلئے رابطہ فرماویں۔ مختلف سائز کے خوبصورت گملے، مٹی کے واٹر کولر اور دیواروں پر لٹکانے کیلئے مٹی کی ٹوکریاں (ہینگر) دستیاب ہیں۔

(انچارج گلشن احمد نرسری فون 215206-213306)

تاریخ احمدیت
منزل بہ منزل
دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1983ء (2)

4 تا 6 مارچ — بنگلہ دیش کا 60واں جلسہ سالانہ۔

7 مارچ — حضرت مولوی محمد دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود صدر صدر انجمن احمدیہ کی وفات۔ 1907ء میں زندگی وقف کی۔

7 تا 14 مارچ — جاپان کے چوتھے بڑے جزیرہ شکوکو میں احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔

8 تا 10 مارچ — احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور کی سالانہ تقریبات۔

11 تا 13 مارچ — نواں گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ۔ حضور نے انعامات تقسیم فرمائے 175 گھوڑے شامل ہوئے۔

13 مارچ — کوسان امریکہ میں پہلی بیت الذکر یوسف کا افتتاح ہوا۔

17 مارچ — جماعت بھدرک بھارت کی طرف سے صدر بھارت گیانی ذیل سنگھ کو احمدیہ لٹریچر کا تحفہ۔

22 تا 25 مارچ — 16واں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ حضور نے انعامات تقسیم فرمائے۔ 32 ٹیموں نے شرکت کی۔

23 مارچ — جاپان ٹائمز میں حضرت مسیح موعود اور خلفاء کی تصاویر کے ساتھ جماعت کا تفصیلی تعارف شائع ہوا۔

25 مارچ — حضور نے خطبہ جمعہ میں سودی مالی نظام کو رد کر کے دینی مالی نظام کی ترویج کی تحریک فرمائی۔

29 مارچ — حضرت ماسٹر عطا محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

29 مارچ — احمدیہ ٹیچرز ٹریننگ کالج غانا کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔

مارچ — آسٹریلیا میں جماعتی مرکز کے لئے ڈیڑھ لاکھ ڈالر سے زمین خریدی گئی۔

مارچ — قبر مسیح کے بارہ میں جاپان مشن نے اشتہار 60 ہزار کی تعداد میں شائع کیا۔ 1980ء میں یہ اشتہار 40 ہزار کی تعداد میں شائع ہوا تھا۔

مارچ — کیمرون میں جماعت کا پودا الحاج حمزہ سنیالو کے ذریعہ لگا۔

کم تا 3 اپریل — جماعت کی 64ویں مجلس مشاورت۔ 639 نمائندگان کی شرکت حضور نے افتتاحی خطاب میں تجارت اور صنعت کے منصوبے شروع کرنے اور ربوہ کو ماڈل شہر بنانے کی تحریک فرمائی۔ خواتین نے بھی اپنے مشورے پیش کئے۔

2 اپریل — مولانا عبدالواحد صاحب سابق مربی فجی کی وفات۔

3,2 اپریل — جماعت جرمنی کا جلسہ سالانہ ہمبرگ میں ہوا۔

3,2 اپریل — خدام الاحمدیہ کینیڈا کا کیلگری میں سالانہ اجتماع۔

4 تا 8 اپریل — لندن میں طالبات کے لئے چوتھی تربیتی کلاس۔ 28 جماعتوں سے 161 طالبات کی شرکت۔

8 اپریل — لیہ میں ایک احمدی کی قبر اکھیڑی گئی اور نعش کو باہر پھینک کر کسی اور جگہ مٹی میں دبا دیا گیا۔

9 اپریل — ٹورانٹو میں ناصرات الاحمدیہ کینیڈا کا تیسرا سالانہ اجتماع۔

تجھ پہ ہی تو واری ہے جو عمر گزاری ہے

رخصت کی جو تیاری ہنگامِ سفر ہو گی
جو ہاتھ ہے لرزے گا جو آنکھ ہے تر ہو گی

کچھ تو ہی بتا آخر تجھ کو تو خبر ہو گی
کس بزم میں وہ شمع اے دیدۂ تر ہو گی

فرصت کی گھڑی گزری فرقت کی گھڑی آئی
ہر دل ہے کہ تڑپے گا ہر آنکھ بھنور ہو گی

فریاد کے موسم میں اٹھ جائیں گی سب روکیں
گر جائیں گی اشکوں سے جو روک جدھر ہو گی

تجھ پہ ہی تو واری ہے جو عمر گزاری ہے
تیرے ہی لئے ہو گی جو سانس بسر ہو گی

اس درد کے زنداں میں محصور ہیں تو کیا ہے
کھل جائیں گے دروازے جب اس کی نظر ہو گی

اب اشک مرے ہر سو ڈھونڈا کریں گے ان کو
اشکوں کی فراوانی تاحدِ نظر ہو گی

اب اس سے غرض کیا ہے روتے ہیں کہ ہنستے ہیں
ہم عمر گزاریں گے جیسے بھی بسر ہو گی

احمد مبارک

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

خطبہ جمعہ

تحفہ خدا کی طرف سے ایک رزق ہے پس جسے تحفہ دیا جائے وہ اس سے بہتر تحفہ دے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرض کی واپسی ہمیشہ بڑھا کر کیا کرتے تھے

مریم شادی فنڈ میں مخلصین کی حیرت انگیز قربانی کا تذکرہ

(آیات قرآنی، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت شکور کے تعلق میں مختلف پہلوؤں کا بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع - فرمودہ 7 / مارچ 2003ء بمطابق 7 / امان 1382 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور اقدس نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ ابراہیم آیت 8 کی تلاوت کے بعد یوں ترجمہ بیان فرمایا:۔

اور جب تمہارے رب نے یہ اعلان کیا کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اے ابن آدم! جب تو مجھے یاد کرتا ہے تو تو میری شکرگزاری کرتا ہے اور جب تو مجھے بھلا دیتا ہے تو تو میری ناشکری کرتا ہے۔ (کنزالعمال جلد 2 صفحہ 53)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابن آدم! میں نے تجھے گھوڑوں اور اونٹوں پر سوار کیا اور عورتوں سے تیری شادی کروائی اور ہر چیز پر تجھے نگران بنایا۔ ان سب نعمتوں کے باوجود تو شکرگزار کیوں نہ بنا؟

(مسند احمد بن حنبل، باقی مسند المكثرين)

ابن اسحاق روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن ابوبکر نے مجھ سے بیان کیا کہ (فتح مکہ کے دن) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ''ذی طول'' مقام کے پاس پہنچے تو آپ نے اپنی سواری کو روک لیا اور آپ نے سرخ رنگ کی دھاری دار چادر کے پہلو سے اپنا چہرہ مبارک قدرے ڈھانکا ہوا تھا اور فتح کے ذریعے اللہ نے جو آپ کو عزت عطا فرمائی تھی اس کی وجہ سے آپ نے اپنا سر اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی سے اس قدر جھکایا ہوا تھا کہ قریب تھا کہ آپ کی داڑھی مبارک پالان کے اگلے حصہ سے جا چھوئے۔ (سيرة ابن هشام صفحہ 546)

بخاری میں روایت ہے کہ معاویہ بن قرہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن معقل کو یہ کہتے سنا ہے کہ فتح مکہ کے روز میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی اونٹنی پر سوار دیکھا آپ زیرلب سورۃ فتح کی تلاوت فرما رہے تھے۔

(بخاری كتاب المغازی باب این رکز النبی ﷺ الراية يوم الفتح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تھا، تو نے میری عیادت نہیں کی تھی۔ وہ کہے گا تو رب العالمین ہے میں تیری عیادت کس طرح کرتا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں ہوا تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے اور تو نے اس کی عیادت نہیں کی۔ کیا تجھے یہ سمجھ نہ آئی کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا مگر تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! تو تو رب العالمین ہے، میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا؟ خدا تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے یہ علم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ کیا تجھے یہ سمجھ نہ آئی کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو گویا تو نے مجھے یہ کھانا کھلایا ہوتا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا لیکن تو نے مجھے پانی نہ پلایا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! تو رب العالمین ہے، میں تجھے کیسے پانی پلاتا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا۔ تو نے اسے پانی نہیں پلایا تھا۔ کیا تجھے یہ سمجھ نہ آئی کہ اگر تو اسے پانی پلاتا تو گویا تو نے یہ پانی مجھے پلایا ہوتا۔ (مسلم كتاب البر والصلة)

(۔)(سورۃ البقرہ:268)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جو کچھ تم کماتے ہو اس میں سے اور اس میں سے بھی جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا ہے پاکیزہ چیزیں خرچ کرو۔ اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے وقت اس میں سے ایسی ناپاک چیز کا قصد نہ کیا کرو کہ تم اسے ہرگز قبول کرنے والے نہ ہو سوائے اس کے کہ تم (سکی کے خیال سے) اس سے صرف نظر کرو۔ اور جان لو کہ اللہ بے نیاز (اور) بہت قابل تعریف ہے۔

اسی ضمن میں ایک اور آیت ہے (-) (سورۃ آل عمران:93) یعنی اس وقت تک تم نیکی کو نہیں پا سکتے جب تک وہ خرچ نہ کرو جس سے تمہیں محبت ہو۔

پس غریب آدمی کو کھانے سے محبت ہو جاتی ہے وہ اس وقت خرچ کرتا ہے جب تنگی ہو، ترشی ہو اور امیر آدمی کو تو فرق کوئی نہیں پڑتا۔ تو سچی محبت اللہ تعالیٰ کی خاطر انسان اس وقت ادا کرتا ہے جب وہ کھانا کھائے تو بھوک کی شدت سے برا حال ہوا ہو اور اس کے باوجود وہ کھائے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ اس ضمن میں میں ایک حکایت بھی آپ کے پاس بیان کرتا ہوں۔

روایت میں آتا ہے کہ: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جنت کی نعماء دکھائے گا اور فرمائے گا کہ یہ وہ میری جنت ہے جو میں نے تمہارے لئے تیار کی ہے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ نعمتوں کو وہ جنت میں دیکھے گا اور جب سب کچھ دیکھ چکے گا تو اللہ تعالیٰ ایک جگہ لے جائے گا جہاں بوسیدہ کپڑے، گلے

سڑے کھانے اور بہت ہی بے ہودہ قسم کی چیزیں موجود ہوں گی تو اللہ تعالیٰ بندے سے پوچھے گا کہ دیکھ لیا تو نے یہ کیا ہے؟ اس نے کہا اے خدا تیری جنت میں یہ گند کہاں سے آ گیا۔ اس نے کہا یہ وہ ہے جو تو نے مجھے دیا تھا۔ جو جنت میں اچھی چیزیں تو نے دیکھی ہیں وہ میں نے تجھے دی ہیں اور یہ بندے مجھے دیتے رہتے ہیں۔ پھٹے پرانے بوسیدہ کپڑے وہ غریبوں کو دے دیتے ہیں اور اپنی آنکھیں شرم کے مارے نیچی ہو جائیں اور اگر وہ ان کو دی جائیں۔

امام رازی آیت (۔) (ابراہیم:8) کے تحت لکھتے ہیں: اس آیت کا مقصد یہ بیان کرنا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر بجا لاتا ہے وہ اس کو نعمتوں میں بڑھاتا ہے اور یہاں شکر کی حقیقت اور اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی مزید نعمتوں کی بحث کو سمجھنا ضروری ہے۔ جہاں تک شکر کا تعلق ہے تو اس سے مراد انعام کرنے والے کے احسان کا اعتراف کرنا اور اس کی تعظیم کرنا اور نفس کو ہمیشہ اس طریق پر مائل رکھنا ہے۔

جہاں تک نعمتوں میں اضافے کا تعلق ہے تو اس کی مختلف اقسام ہیں روحانی نعمتیں بھی ہیں اور جسمانی نعمتیں بھی ہیں۔ روحانی نعمتیں یہ ہیں کہ شکر گزار ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی مختلف اقسام کی نعمتوں اور فضلوں اور عنایات پر غور کرتا رہتا ہے اور جس شخص کے انسان پر احسان ہوں لامحالہ اس سے محبت کرنے لگتا ہے۔ پس نفس کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں پر غور و فکر میں رکھنا بندے کو اللہ تعالیٰ کی محبت میں پختگی عطا فرماتا ہے۔......... اور اس میں تو کوئی شک نہیں کہ سعادتوں کا منبع اور ہر بھلائی کا عنوان اللہ تعالیٰ کی محبت ہے اس کی معرفت ہے۔ پس ثابت ہوا کہ شکر میں مشغول رہنا مزید روحانی نعمتوں کا باعث بنتا ہے۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر الامام رازی۔ زیر آیت هذا)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

"(مومنوں) سے حمد اٹھ گیا ہے۔" ہم حمد کو مؤنث پڑھتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اسی طرح لکھا ہے 'حمد اٹھ گیا ہے' مراد ہوگی حمد کرنے والے اٹھ گئے ہیں۔ "وہ کبھی اپنی حالت پر راضی نہیں ہوتے اور نہ خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔ جب سے حمد و شکر اٹھا، خدا تعالیٰ کا انعام بھی اٹھ گیا۔ (۔) (ابراہیم:8) کو نہیں سمجھے۔ تم اللہ تعالیٰ کی بہت حمد کیا کرو۔ ہماری کتاب بھی الحمد للہ سے شروع ہوتی ہے۔ ہمارے خطبے بھی الحمد سے شروع ہوتے ہیں۔......... اسی سے مدد طلب کرو اور اللہ کو ہر حال میں یاد رکھو۔" (خطبات نور۔ صفحہ 577)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول مزید فرماتے ہیں:۔

"ایک شخص کو گدا (گری) کی عادت تھی۔ دن بھر لقمہ کے لئے پھرتا رہتا۔ آخر اس نے کعبہ کا دامن پکڑ کر توبہ کی اور دیا سلائیاں بیچنی شروع کیں اور چار پیسے سے تجارت شروع کی۔ جس کے چھ پیسے بن گئے۔ آخر یہاں تک نفع حاصل ہوا کہ وہ ایک کوٹھی کا مالک بن گیا۔ اصل یہ ہے کہ صداقت و راستبازی پر چلے اور جو نفع مل جائے لے لے۔ یہ شکر گزاری کا نتیجہ تھا۔ ایک عورت نے مجھے طبابت میں ایک دھیلا دیا جسے میں نے شکریہ سے لیا اور ہزاروں کمائے"۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ بتاریخ 13، جنوری 1910ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔ ایک شخص کو میں نے تجارت کی ترغیب دلاتے ہوئے تین ہزار روپے دیئے وہ ایسا ناشکرا تھا کہ اس نے کہا ان تین ہزار سے میں نے کیا کرنا ہے اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا کہ یہ بھی ضائع ہو جائے گا اور کوئی نفع نہیں ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ (ماخوذ از مرقاۃ الیقین۔ صفحہ 195)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں کہ شکر کرنے پر ازدیاد نعمت ہوتا ہے۔ لیکن جو شکر نہیں کرتا اس کا سب کچھ ضائع ہو جاتا ہے اور اس آیت کا آخر یہ ہیں ان عذابی لشدید میرا شکر ادا کرو گے تو بہت عطا ہوگا لیکن میرا شکر نہیں کرو گے میرا عذاب بہت بڑا ہے۔

(ماخوذ از حقائق الفرقان جلد2 صفحہ 436)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"(۔) اگر تم میری نعمت کا شکر کرو گے تو میں اسے بڑھاؤں گا اور پھر فرمایا (۔) اور اگر انکار اور کفر کرو گے تو میرا عذاب بہت سخت ہے۔ اب بتاؤ کہ ان آیات الٰہی کی تکذیب اور ان کو چھوڑ کر جدید کی طلب اور اقتراح یہ عذاب الٰہی کو مانگنا ہے یا کیا؟"

(الحکم جلد 8 نمبر 18 بتاریخ 31، مئی 1904ء صفحہ 2)

حضرت مسیح موعود مزید فرماتے ہیں:۔

"اگر تم میرا شکر ادا کرو تو میں اپنے احسانات کو اور بھی زیادہ کرتا ہوں اور اگر تم کفر کرو تو پھر میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے۔ یعنی انسان پر جب خدا تعالیٰ کے احسانات ہوں تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کا شکر ادا کرے اور انسانوں کی بہتری کا خیال رکھے اور اگر کوئی ایسا نہ کرے اور الٹا ظلم شروع کر دے تو پھر خدا تعالیٰ اس سے وہ نعمتیں چھین لیتا ہے اور عذاب کرتا ہے"۔

(بدر۔ جلد 7 نمبر 16 بتاریخ 23، اپریل 1908ء)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں اپنی دی ہوئی نعمت کو زیادہ کروں گا اور بصورت کفر عذاب میرا سخت ہے۔ یاد رکھو کہ جب امت کو امت مرحومہ قرار دیا ہے اور علوم لدنیہ سے اسے سرفرازی بخشی ہے" یعنی علوم لدنیہ جو فطرت کے اندر اس کے علم داخل ہیں۔ "تو عملی طور پر شکر واجب ہے"۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء صفحہ 148 طبع اول)

حضرت اقدس مسیح موعود کو الہام بھی ہوا (۔) (اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں زیادہ دوں گا۔)

(تذکرہ۔ مطبوعہ 1969ء صفحہ 717)

اور اب دیکھ لیں کہ حضرت مسیح موعود شکر کیا کرتے تھے تو چند دھیلوں کی خاطر یا چند پیسوں اور روپوں کی خاطر اپنی کتب میں آپ نے ان لوگوں کے نام بھی لکھ لئے ہیں اور یہ انہیں کا فیض ہے جو ہم آج پا رہے ہیں۔ اب تو خدا تعالیٰ نے کروڑوں عطا کر دیا ہے۔ فی الحقیقت میرے پاس ایسے لوگ بھی آئے جنہوں نے کروڑوں روپیہ مجھے دیا اور رسید تک نہیں مانگی اور کہا کہ اپنی مرضی سے جس نیکی کی راہ میں چاہیں خرچ کریں۔ تو میں ہمیشہ دل میں یہی سوچتا ہوں کہ یہ دراصل ان چند آنوں ہی کی برکت ہے جو حضرت مسیح موعود کی راہ میں آپ کے رفقاء نے خرچ کئے تھے اور جن کا ذکر آپ نے ہمیشہ کے لئے کتابوں میں محفوظ کر دیا۔

حضرت موسیٰ بن علی رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ تحفہ خدا کی طرف سے ایک قسم کا رزق ہے۔ پس جسے تحفہ دیا جائے وہ اس سے بہتر تحفہ دے۔ (مکارم اخلاق جلد 1 صفحہ 109)

اب بہتر تحفے کا رواج جو ہے اس کو یاد رکھنا چاہئے کہ سب سے بہتر تحفہ دعا ہے۔ **جزاکم اللہ احسن الجزاء** ورنہ حقیقت میں تحفے سے بہتر تحفہ دیا جا نہیں سکتا۔ عموماً ہمارا رواج ہے کہ کوئی تحفہ بھیجے، میں نے گھر میں بھی یہی دیکھا ہے تو اس کے نتیجے میں کچھ بڑھا کر دے دیا کرتے ہیں مگر وہ کچھ بھی نہیں۔ حقیقی تحفہ تو وہی ہے جو اللہ کی طرف سے عطا ہو اور جو انسان زیادہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرے گا اس کو زیادہ عطا فرمائے گا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کو کوئی تحفہ دیا جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اس کا بدلہ دے۔ اگر وہ بدلہ دینے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ تعریف کے رنگ میں اس کا ذکر کرے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو گویا اس نے شکر کا حق ادا کر دیا۔ اگر اس نے بات کو چھپایا، تعریف کا ایک کلمہ تک نہ کہا تو گویا وہ ناشکری کا مرتکب ہوا۔

(ابو داؤد۔ کتاب الادب۔ باب فی شکر المعروف)

اس میں اگرچہ روایت یہی ہے کہ وہ چھپائے تو ناشکری کا موجب بنتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دینے والوں کو بھی نصیحت فرمائی ہے اور مانگنے والوں کو بھی نصیحت فرمائی

ہے۔ دینے والا جب کچھ دیتا ہے اور جس کو دیا جاتا ہے وہ شکریہ ادا کرتا ہے تو وہ آگے سے کہتا ہے کہ ہم نے یہ صرف خدا تعالیٰ کی خاطر کیا تھا۔ (۔) ہم تو تجھ سے جزا بھی نہیں مانگتے اور شکریے کا اظہار تک نہیں مانگتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا رواج یہی تھا کہ جب ھدیہ کوئی عطا کیا جاتا تھا تو آپ ہمیشہ اس کو بڑھا چڑھا کر دیا کرتے تھے۔

(ماخوذ از سنن ابی داؤد کتاب البیوع باب فی قبول الھدایا)

بعض لوگوں نے کل مجھ سے یہ سوال بھی کیا ہے کہ دیکھو آج کل کے زمانے میں اقتصادی حالتیں ایسی ہو چکی ہیں کہ جب ایک قرض واپس کیا جائے اس وقت تک روپے کی قیمت بہت کم ہو چکی ہوتی ہے اور قرض دینے والے کو نقصان ہو جاتا ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس کا علاج اس زمانے میں فرما دیا تھا۔ آپ قرض کے جواب میں ہمیشہ بڑھا کر دیا کرتے تھے۔ تو روپے کی قیمت اگر گرتی ہے تو بڑھے ہوئے مال سے وہ پوری ہو جاتی ہے۔

حضرت محمد بن حصین بن سواء اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے تحفہ لائیں۔ آپ کی ازواج مطہرات نے اسے قبول نہ کیا............ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے اسے رکھ لیا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے (اس کے بدلہ میں) انہیں ایک وادی عطا فرمائی۔ (المعجم الاوسط جلد 8 صفحہ 250)

حضرت ابوحمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:۔

''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ تبوک کے سفر میں شامل تھا ایلہ کے بادشاہ نے رسول اللہ ﷺ کو ایک خچر بطور تحفہ دیا تو (بدلہ میں) رسول کریم ﷺ نے اس کو چادر پہنائی اور انہیں ان کا سمندر کا علاقہ بھی عنایت فرما دیا۔ (بخاری ۔ کتاب الجزیۃ و الموادعۃ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:۔

اکیدر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں شہد کا چھتہ پیش کیا۔ اتنا تھا کہ ایک مٹکا اس سے بھر گیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے آپ نے ان میں سے ہر ایک کو شہد کا ایک ٹکڑا عطا کیا اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی ایک ٹکڑا عنایت فرمایا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم دوبارہ ان کے پاس گئے اور دوسرا ٹکڑا دے کر فرمایا تم نے بھی مجھے ایک مرتبہ شہد کا تحفہ دیا تھا۔ نیز فرمایا یہ (تمہاری بہنوں) عبداللہ کی بیٹیوں کے لئے ہے۔ (مسند احمد مسند باقی مسندالمکثرین)

کعب بن زہیر بن ابی سلمیٰ المزنی جب اسلام لائے تو ماضی میں ان سے جو غلطیاں سرزد ہوئی تھیں انہوں نے ان پر معذرت کی اور کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ کی مذمت میں بعض شعر کہے ہیں۔ اسلام لانے کے بعد انہوں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے اپنا مشہور قصیدہ پڑھا جسے قصیدہ بردہ کہا جاتا ہے کیونکہ اس قصیدہ کے پڑھنے پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اپنی چادر تجھے عطا کرتا ہوں۔ (سیرت ابن ھشام ۔ صفحہ 592 تا 594)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو صدقہ کے طور پر دیا گیا تھا۔ اب یہ بھی بڑی حکمت کی بات ہے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ گوشت بریرہ کو تو صدقہ کے طور پر دیا گیا ہے مگر ہمارے لئے بریرہ نے یہ تحفہ دیا ہے۔ اس لئے اگر اپنا صدقے کا مال انسان کسی امیر کو تحفہ دے دے تو وہ تحفہ شکریے کے ساتھ قبول کرنا چاہئے۔

(بخاری ۔ کتاب الزکوٰۃ باب اذا تحولت الصدقہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ زاہر نامی ایک بدوی شخص نبی ﷺ کے لئے صحرائی علاقوں کے تحفے لایا کرتا تھا۔ جب وہ واپس جانے کا ارادہ کرتا تو آنحضورؐ بھی ہمیشہ اس کو تحائف دیا کرتے۔ ایک موقع پر فرمایا زاہر ہمارا بدوی دوست ہے ہم اس کے شہری دوست ہیں۔ نبی ﷺ اس سے محبت کیا کرتے تھے حالانکہ وہ ایک بھدا شخص تھا۔ ایک روز یوں ہوا کہ وہ بازار میں اپنا سامان فروخت کر رہا تھا تو نبی اکرم ﷺ اس کے پیچھے سے آئے اور چپکے سے اس کی آنکھیں موند لیں۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کو پہچان تو لیا مگر جان کر آپ سے اپنا بدن رگڑنے لگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ اپنے بدن کو جب خوب رگڑا تو آخر آنحضور ﷺ نے اعلان کیا کہ ایک غلام بیچتا ہوں، ہے کوئی لینے والا؟ اس نے عرض کی یا رسول اللہ! میں بدصورت اور بے مایہ انسان ہوں مجھے کون خریدے گا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا خدا کے نزدیک تیری بہت قیمت ہے۔

(ماخوذ از مسند احمد بن حنبل۔ باقی مسند المکثرین من الصحابہ)

حضرت مسیح موعود بھی اپنے آقا و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے تحائف قبول فرمایا کرتے۔ خود بھی اپنے خادموں کو تحفے دیتے اور ان کے معمولی سے معمولی تحفوں کو خاص قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور شکر گزاری سے قبول فرماتے۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کے پاس جب کوئی شخص تحفہ لاتا تو آپ بہت شکر گزار ہوتے تھے۔ اور گھر میں بھی اس کے اخلاص کے متعلق ذکر فرمایا کرتے کہ فلاں شخص نے یہ چیز بھیجی ہے۔

(ماخوذ از سیرۃ المھدی ۔ جلد سوم صفحہ 140)

مولوی غلام حسین صاحب ڈنگوی بیان کرتے ہیں کہ:۔

ایک دفعہ جھاڑی بوٹی کے بیر (جن کو کوکن بیر کہا جاتا ہے) خاکسار نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پیش کئے۔ جناب شیخ رحمت اللہ صاحب پاؤں دبا رہے تھے اور بائیں طرف خاکسار تھا۔ خاکسار کا ہاتھ اتفاقاً حضور کی جیب سے چھو گیا تو فرمایا یہ وہی بیر ہیں جو آپ میرے لئے لائے تھے۔ ان کو بہت پسند کرتا ہوں۔ جب حضرت اقدس اندر تشریف لے گئے تو شیخ صاحب نے فرمایا بھئی تم بڑے خوش نصیب ہو کہیں سے مانگ کر ایک دھیلے کے بیر لائے ہو اور حضرت اقدس سے پروانہ خوشنودی حاصل کر لیا۔ میں تو سات روپیہ کے انگور لایا تھا اس کا ذکر بھی نہیں ہوا۔ میں نے عرض کی کہ آپ کو مطبوعہ سرٹیفکیٹ ازالہ اوہام اور انجام آتھم میں مل چکا ہے۔

(ماخوذ از سیرۃ المھدی جلد سوم ۔ صفحہ 108)

حضرت سید محمد علی شاہ صاحب بیان کرتے ہیں:۔

''ایک مرتبہ میرے ایک شاگرد نے مجھے شیشم کی ایک چھڑی بطور تحفہ دی۔ میں نے خیال کیا کہ میں اس چھڑی کو حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کروں گا۔ چنانچہ خاکسار نے قادیان پہنچ کر بوقت صبح جبکہ حضور سیر سے واپس تشریف لائے وہ چھڑی پیش کر دی۔ حضور کے دست مبارک کی چھڑی میری پیش کردہ چھڑی سے بدرجہا خوبصورت و نفیس تھی۔ لہٰذا مجھ کو اپنی کوتاہ خیالی سے یہ خیال گزرا کہ شاید میری چھڑی قبولیت کا شرف حاصل نہ کر سکے۔ مگر حضور نے کمال شفقت سے اسے قبول فرما کر دعا کی۔ بعد ازاں تین چار روز تک حضور میری چھڑی کو لے کر باہر سیر کو تشریف لے جاتے تھے''۔ (سیرۃ المھدی جلد سوم صفحہ 42)

حضرت میاں میراں بخش صاحب کی ایک لمبی روایت کا خلاصہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ ان کی یہ دلی خواہش تھی کہ وہ اپنے ہاتھ سے ایک پوشاک حضرت مسیح موعود کی خدمت میں تحفۃً پیش کریں حضور اسے پہنیں اور ان کا دل یہ دیکھ کر خوش ہو۔ جب وہ اسے لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ایک تخت پوش پر بیٹھے لکھ رہے تھے۔ جمعہ کا دن تھا۔ انہوں نے اپنی خواہش بعض رفقاء کے ذریعے حضور تک پہنچائی اسی وقت حضور نے اسے اٹھا کر پہننا شروع کر دیا مگر کوٹ بہت تنگ تھا۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور اسے اتار دیں میں اس کو کچھ کھلا کروا دیتا ہوں۔ حضور نے کوٹ اتار کر انہیں دے دیا۔ ایک درزی کی دکان پر بیٹھ کر فوراً انہوں نے اسے کچھ کھلا کر دیا۔

حضرت میراں بخش صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضور نے وہ کوٹ پہن لیا مگر اب بھی

تنگ ہونے کی وجہ سے اس کے بٹن پوری طرح مل نہیں سکتے تھے مگر حضور نے کھینچ تان کر بٹن لگا ہی لئے اور کچھ بھی خیال نہ کیا کہ یہ کوٹ پہننے کے لائق نہیں ہے۔

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 3 صفحہ نمبر 12 تا 14)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بیگوال کا ایک ساہوکار اپنے کسی عزیز کے علاج کے لئے آیا حضور کو اطلاع ہوئی اور آپ نے فوراً اعلیٰ پیمانہ پر قیام و طعام کا انتظام فرمایا اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کو علاج کی تاکید فرمائی۔ اس سلسلہ میں حضور نے یہ ذکر بھی فرمایا کہ سکھوں کے زمانہ میں ہمارے بزرگوں کو ایک مرتبہ بیگوال جانے کا اتفاق ہوا تھا اس گاؤں کے ہم پر حقوق ہیں۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان تو کیا احسان کا بدلہ سوائے احسان کے اور ہو سکتا ہے۔

حضرت خیرالدین صاحب کی روایت ہے:۔

جب احمدیہ سکول بن رہا تھا تو میں بھی اس میں کام کرتا تھا اور میرے ساتھ کرم دین نامی ایک مستری بھی کام کرتا تھا جو کہ بھیرہ کا رہنے والا تھا۔ مسیح موعود نے اس کو ایک میز بنانے کا حکم دیا۔ جب میز تیار ہو گئی تو میں میز کو اٹھا کر آپ کے پاس لے گیا وہ مستری بھی میرے ساتھ تھا۔ حضور نے مزدوری دے کر میز رکھ لی اس کے بعد مستری کرم دین نے کہا کہ حضور میں نے بھیرہ جانا ہے آپ مجھے کوئی تحفہ دیں تو آپ نے اس کو ایک کوٹ دیا جو ڈبیوں والا تھا۔

(روایات خیرالدین صاحب ولد محمد بخش صاحب سکنہ قادر آباد نواں پنڈ۔ رجسٹر روایات نمبر 7 صفحہ 23)

چوہدری احمدالدین صاحب کی روایت ہے:۔

حضرت حاجی غلام احمد صاحب موضع ہرسیاں ضلع جالندھر سے ایک اعلیٰ قسم کی جوتی نری کے چمڑے کی تیار کروا کے قادیان لائے اور حضور کی خدمت میں پیش کر کے عرض کیا کہ حضور اپنا کوئی مستعمل کپڑا عنایت فرمائیں۔ اس وقت حضور ایک ہلکے سرخ رنگ کی ڈبی دار دھوتی زیب تن کئے ہوئے تھے۔ آپ اندرون خانہ تشریف لے گئے۔ اور شلوار پہن کر یہ دھوتی لا دی۔ یہ دھوتی ہمارے خاندان میں محفوظ ہے گو وہ تمام خطوط جو حضرت مسیح موعود سے حاجی صاحب کو موصول ہوتے رہے 1947ء کے فسادات کی نذر ہو گئے۔ (رفقاء احمد جلد 10 صفحہ 236)

حضرت پیر سراج الحق صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

میں دارالامان سے بٹالہ کسی کام کو گیا اور حضرت اقدس سے اجازت طلب کی۔ اور آپ نے بیس روپے دیئے کہ بیس روپے کا سودا لیتے آنا۔ میں نے تمام سودا خریدا شاید دو روپے بچ گئے۔ جب قادیان آیا اور آپ کو وہ سودا دے کر جو آپ نے منگایا تھا دو روپیہ بھی دیئے۔ فرمایا یہ کیسے ہیں؟ میں نے کہا یہ تو بچ گئے تھے۔ آپ نے فرمایا حساب نہ دو "حساب دوستاں در دل" دوستوں کا حساب تو دل میں ہی ہوا کرتا ہے اور نہ ہی یہ ہمارا کام ہے۔ (تذکرہ المہدی۔ حصہ دوم صفحہ 302 تا 303) اب لوگ اس سے غلط نتیجہ نہ نکالیں۔ حساب دیں تو پورا دینا چاہئے۔ یہ حضرت مسیح موعود کا خاص احسان اور شفقت کا تعلق تھا جو آپ نے فرما دیا کہ حساب نہ دو۔ ہم تو پیسے پیسے کا حساب دیتے ہیں جب کسی سے چیز منگوائیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو قرض دیا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ قرض مجھے دیا تو اس سے زیادہ رقم ادا کی جتنی میں نے دی تھی۔

(مسند احمد بن حنبل)

اسماعیل بن ابراہیم بن عبداللہ بن ابی ربیعہ اپنے والد اور اپنے دادا کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے چالیس ہزار درہم بطور قرض لئے۔ پھر آنحضور ﷺ کے پاس مال لایا گیا تو آپ نے مجھے میری رقم لوٹا دی اور دعا دیتے ہوئے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ تیرے اہل اور تیرے مال میں برکت دے"

نیز فرمایا قرض دینے کا بدلہ شکریہ کے ساتھ ادائیگی ہے۔

(سنن النسائی - کتاب البیوع باب الاسقراض)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے قرض ادا کرنے کا تقاضا کیا اور گستاخی سے پیش آیا۔ آپؐ کے صحابہؓ کو اس پر بڑا غصہ آیا اور اسے برا بھلا کہنے لگے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا: جانے دو، اسے کچھ نہ کہو کیونکہ جس نے کچھ لینا ہو اسے کچھ کہنے کا بھی حق ہوتا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اسے اسی عمر کا جانور دے دو جس عمر کا جانور اس نے وصول کرنا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اس عمر کا تو نہیں اس سے بڑا ہمارے پاس ہے۔ آپ نے فرمایا وہ بڑا ہی دے دو۔ قرض زیادہ ادا کیا کرو اور عمدہ اور اچھی صورت میں ادا کیا کرو۔ (مسلم کتاب البیوع)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آنحضورؐ نے مجھ سے ایک اونٹ خریدا اور مجھے مدینہ پہنچنے تک اس پر سوار ہونے کی اجازت دے دی۔ میں جب مدینہ پہنچ کر اس اونٹ سے اترا تو آنحضور ﷺ نے باوجود اس کے کہ اس کی قیمت وصول کر لی تھی فرمایا یہ اونٹ بھی اب تمہارا ہے، تم اس کو لے جاؤ۔ پھر کہتے ہیں کہ میں ایک یہودی کے پاس سے گزرا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اس احسان کا ذکر کیا۔ اس پر اس نے تعجب کیا۔ اس نے کہا اونٹ خریدا تھا اور اونٹ کی قیمت بھی دے دی تھی اور پھر اونٹ بھی ھبہ کر دیا۔ راوی کہتے ہیں: ہاں، آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

(مسند احمد بن حنبل)

حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک سفر کے دوران ابورجاءؓ اور حضرت علیؓ کو پانی کی تلاش کے لئے بھیجا۔ راستے میں انہیں ایک عورت مل گئی جو اونٹ پر پانی سے بھری ہوئی دو مشکیں لے جا رہی تھی انہوں نے اس عورت سے دریافت کیا کہ پانی کہاں سے لا رہی ہو تو اس نے بتایا کہ کل اسی وقت میں وہاں سے چلی تھی۔ اس پر دونوں صحابہ نے آنحضور ﷺ کے پاس چلنے کو کہا۔ وہاں پہنچ کر صحابہ نے سارا واقعہ سنایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اسے اونٹ سے اتار دو۔ حضور نے ایک برتن منگوایا اور دونوں مشکوں کے منہ کھول دیئے اور صحابہ میں اعلان کر دیا کہ پانی پیو اور پلاؤ۔ ہاں یہ روایت بیان کی جاتی ہے کہ وہ عورت دیکھتی رہی۔ یہاں تک کہ سب صحابہ نے اپنے اپنے مشکیزے بھر لئے اور اس کے باوجود وہ پانی ختم نہ ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کچھ کھجوریں، آٹا ستو جمع کر کے اس کے کپڑے میں باندھ دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا دیکھو تمہارے پانی میں کوئی کمی نہیں آئی ہمیں تو اللہ نے پانی پلایا ہے۔ اس عورت نے جا کر اپنے قبیلہ کے لوگوں کو سارا واقعہ سنایا۔ اس کے بعد جب مشرکین پر حملہ کرتے ہوئے صحابہ ادھر سے گزرتے تو اس عورت کی قوم سے کنارہ کرتے ہوئے گزر جاتے اور ان کو کچھ نہ کہتے۔ اس پر ایک دن اس عورت نے کہا کہ یہ لوگ دانستہ تم کو چھوڑ جاتے ہیں کیوں تم اسلام قبول نہیں کرتے تو اس کی بات انہوں نے مان لی اور سارے مسلمان ہو گئے۔

(بخاری کتاب التیمم باب الصعید الطیب وضوء المسلم)

حضرت اماں جان بیان فرماتی ہیں:۔

حضرت مسیح موعود جب کسی سے قرضہ لیتے تو واپس کرتے ہوئے ہمیشہ کچھ زیادہ دیا کرتے۔

(سیرۃ المہدی جلد اول صفحہ 37)

بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کا اپنے بعض خدام کے ساتھ اسی طرح احسان کا سلوک تھا کہ ان کو قرض بھی دیتے تو واپس وصول نہیں کیا کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"محسن کے احسانات کی شکرگزاری کے اصول سے ناواقف جاہل ہمارے اس قسم کے

بیانات اور تحریروں کو خوشامد کہتے ہیں۔ مگر ہمارا خدا بہتر جانتا ہے کہ ہم دنیا میں کسی انسان کی خوشامد کر سکتے ہی نہیں۔ یہ قوت ہی ہم میں نہیں ہے۔ ہاں احسان کی قدر کرنا ہماری سرشت میں ہے اور محسن کشی اور غداری کا ناپاک مادہ اس نے اپنے فضل سے ہم میں نہیں رکھا"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 151)

اب میں آخر پر "مریم شادی فنڈ" کی تحریک کے متعلق یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ جماعتوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیرت انگیز قربانی کی ہے اور غیر معمولی طور پر فراخدلی سے اس مد میں چندے دیئے ہیں۔

انجمن کی طرف سے تو مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ پاکستان میں جتنی بھی شادیاں ہوں گی ان کا سارا خرچ صدر انجمن ہی برداشت کرے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا عطا فرمائے۔ اب اتنا وقت تو نہیں ہے کہ سب نام جو رہتے ہیں وہ میں پڑھ کے سنا دوں۔ میں مختصراً یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ قازقستان کی طرف سے تین سو چھپن پاؤنڈ جماعت ریاض کی طرف سے پانچ سو پاؤنڈ، جماعت سویڈن کی طرف سے پانچ ہزار کرونر، مجلس انصار اللہ سویڈن کی طرف سے پانچ سو کرونر، جماعت جرمنی کی طرف سے دس ہزار یورو، مجلس انصار اللہ کی طرف سے دس ہزار، مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے پانچ ہزار پاؤنڈ۔ مجلس انصار اللہ یو کے پانچ ہزار پاؤنڈ، جماعت احمدیہ مراکش بارہ سو درہم، جماعت سعودی عرب 75 ہزار سعودی ریال، جماعت سوئٹزر لینڈ اکیس ہزار چھ سو پچاس، مجلس خدام الاحمدیہ قادیان پچاس ہزار انڈین روپے، جماعت شارجہ اور شمالی امارات دس ہزار پاؤنڈ، جماعت ماریشس پانچ ہزار پاؤنڈ، مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ آٹھ ہزار ڈالر، مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا ایک ہزار ڈالر، صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا مکرم نصیر احمد صاحب مرزا پانچ ہزار ڈالر۔

انفرادی ادائیگی جو ہوئی ہے ان میں نذیر صاحب کولون سے تیس پاؤنڈ، ڈاکٹر حامد اللہ صاحب یارکشائر پانچ سو پاؤنڈ، صاحبزادی بی بی جمیل صاحبہ امریکہ سے تین سو تیرہ پونڈ، میاں ظاہر احمد صاحب بتو ان کے بیٹے تین سو تیرہ پاؤنڈ، نجمہ ناہید صاحبہ ایک طلائی انگوٹھی، رانا سعید احمد صاحب ساٹھ پاؤنڈ، مکرم مبارک احمد صاحب مع فیملی امریکہ چھ سو بیس پاؤنڈ، سعدیہ انور صاحبہ چار طلائی چوڑیاں، مرزا اقمر احمد صاحب تین سو بارہ پاؤنڈ، رفعت مبارک صاحبہ چار طلائی چوڑیاں، مکرمہ ماریہ مناہل بنت مکرم مبارک ظفر صاحب دس پاؤنڈ، مکرم منیر احمد جاوید صاحب اپنی دونوں والدہ کی طرف سے دو سو پاؤنڈ، اہلیہ اور بچوں کی طرف سے ساٹھ پاؤنڈ۔ اب یہ فہرست تو لمبی ہو رہی ہے اور وقت ختم ہو رہا ہے اس لئے میں اس فہرست کو پڑھنا بند کر دیتا ہوں۔ یہ یاد رکھیں کہ جن لوگوں نے دس روپے بھی دیئے ہیں۔ ان کو شکریہ سے قبول کرنا چاہئے کیونکہ میں نے یا بعض دوسرے امیروں نے جو چندے دیئے ہیں ان کو اس چندے کی تکلیف اتنی نہیں ہوئی یعنی ادائیگی میں دقت نہیں ہوئی اور زائد رقم دے ہی دیتے ہیں۔ مگر جن لوگوں نے جوڑ جوڑ کر پیسے جمع کئے تھے ان کا ادا کرنا ایک بہت بڑا احسان ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا عطا فرمائے۔ امتہ الشافی ہے ہماری یہاں انہوں نے دس پاؤنڈ اپنے اخراجات کو جوڑ کر اس میں سے ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزا عطا فرمائے۔ بہت لمبی فہرست ہے۔ اب میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بچیوں کی شادی میں ماں باپ کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی وہ بڑی خوشی کے ساتھ ان کو رخصت کریں وہ اپنے سسرال جائیں شوق سے اور اللہ کے فضل کے ساتھ اب ان کو طعنے کوئی نہیں ملیں گے۔ الحمد للہ۔ اللہ کا احسان ہے اس نے ہمیں توفیق عطا فرمائی کہ ہم نے یہ خدمت کر دی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اب چونکہ وقت زیادہ ہو گیا ہے اب باقی نام نہیں پڑھ سکتا۔ بہت لمبی فہرست ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 11 اپریل 2003ء)

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

✪ مکرم اللہ بخش خان بزدار بلوچ ڈیرہ غازی خان سے لکھتے ہیں کہ خاکسار کی دختر مسرت رضوان صاحبہ بعمر 45 سال اہلیہ مکرم رضوان فاروق خان صاحب ساکن ڈیرہ غازی خان کچھ دن بیمار رہ کر مورخہ 14 جون 2002ء کو وفات پا گئیں۔ امانتاً مقامی قبرستان میں دفنایا گیا۔ جنازہ مکرم نصیر احمد وڑائچ صاحب مربی نے پڑھایا تھا۔ مورخہ 16 مارچ 2003ء کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ وفات کے وقت تک گورنمنٹ گرلز کالج باغبانپورہ لاہور میں اسسٹنٹ پروفیسر تھیں۔ مرحومہ کی اولاد کوئی نہ تھی۔ پسماندگان میں بوڑھے ماں باپ چار بھائی اور خاوند ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

✪ مکرم محمد ارشد باجوہ صاحب سیکرٹری مال ضلع سیالکوٹ آف کھیوہ باجوہ لکھتے ہیں کہ میرے چھوٹے بھائی مکرم محمد انور عادل باجوہ صاحب معلم اصلاح وارشاد ابن مکرم ارشاد احمد باجوہ صاحب کا نکاح ہمراہ مکرمہ سعیدہ خانم بنت مکرم محمد یوسف باجوہ صاحب دارالیمن غربی ربوہ مکرم رفیق احمد جاوید صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 26۔ اپریل 2003ء بروز ہفتہ بعوض -/36000 روپے حق مہر پر پڑھا۔ مکرم محمد انور عادل مکرم سعید احمد باجوہ صاحب کے پوتے اور مکرم سعیدہ خانم مکرم عبداللہ خان باجوہ صاحب آف گکھانوالی کی پوتی اور مکرم محمد شریف باجوہ صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ اونچہ پہاڑنگ کی نواسی ہیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

درخواست دعا

✪ مکرم آغا عرفان احمد صاحب جنرل سیکرٹری نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن و آئی بنک کا مورخہ 10 مئی 2003ء کو چنیوٹ سے ربوہ آتے ہوئے موٹر سائیکل پر ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔ تین پسلیاں اور ہنسلی کی ہڈی فریکچر ہوئی ہے۔ دار الصحت ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ وعاجلہ دے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فنسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 0432-594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

بانجھ پن۔ شوگر۔ ہائی بلڈ پریشر کا بفضل تعالیٰ شافی علاج صرف ایک بار تشریف لائیں۔
الناصر ہومیو ہسپتال اینڈ سٹور
بالمقابل بیت الفضل۔ محلہ دار الفضل غربی ربوہ
ہومیو ڈاکٹر احمد ناصر شہزاد
فون 212004-212101-212698
Email:doctornasirshehzad@Yahoo.com
nashahzad@yahoo.com

سونے کے زیورات آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔
چاندی کی الیس اللہ کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں۔
نیز پرانے زیورات کی معیاری مرمت کیلئے
الرؤف گولڈ سمتھ اینڈ جیولرز
عمر مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ۔ فون دوکان 213543
طالب دعا: جہانگیر عباس طارق فون رہائش 212203

خریدیں صرف ایک بار
استعمال کریں بار بار
ہیپاٹائیٹس سے تحفظ اور علاج
G.H.P کے تیار کردہ ANTI-HEPATITIS 30,200,1000, CM قطرے یا گولیاں
اللہ کے فضل سے HEPATITIS A.B.C. اور یرقان سے بچاؤ اور اس کے علاج کے لئے موثر اور مفید ہیں
(4) ادویات کا تین ماہ کا مکمل علاج 10ML قطرے یا 20 گرام گولیاں سیل بند رعائتی قیمت صرف -/50 روپے
جرمنی سیل بند ادویات سے G.H.P کے تیار کردہ
ایٹمی تابکاری کے اثرات سے بچاؤ کا آزمودہ علاج ☆ گرمی اور لو لگنے سے بچاؤ کا موثر علاج
1۔ ریڈیم بروماٹم CM 2۔ کاربو نوسیم CM
چند افراد خانہ کے لئے 6-4 ماہ کی دونوں ادویات
10ML قطرے یا 20 گرام گولیاں سیل بند
رعائتی قیمت -/25 روپے
☆ 9۔ ادویات پر مشتمل زود اثر نسخہ
☆ گرمی توڑ Heat Protection
☆ 20 گرام گولیاں سیل بند رعائتی قیمت صرف -/25 روپے
☆ نوٹ۔ ڈاک خرچ -/60 روپے بذمہ خریدار ہوگا۔

تشخیص علاج ادویات
عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399
خصوصی رعایت کیساتھ

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

منگل	13۔مئی	زوال آفتاب	12-05
منگل	13۔مئی	غروب آفتاب	6-59
بدھ	14۔مئی	طلوع فجر	3-37
بدھ	14۔مئی	طلوع آفتاب	5-10

مسئلہ کشمیر ایک دن ضرور حل ہوگا بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ ایک روز مسئلہ کشمیر ضرور حل ہوگا۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان دوستانہ تعلقات قائم ہونگے۔ اور مقبوضہ جموں وکشمیر میں بھی امن اور شانتی کا دور واپس آئے گا۔

بجلی کی قیمتوں میں اضافہ عالمی بینک کے مطالبہ پر کیا گیا بجلی کی قیمتوں میں حالیہ 7 پیسے فی یونٹ کا اضافہ ورلڈ بینک کے مطالبے پر کیا گیا۔ جو ورلڈ بینک کے اعلیٰ سطحی وفد نے گزشتہ دنوں واپڈا حکام کے ساتھ مذاکرات میں کیا تھا۔

مذاکرات مرحلہ وار ہونگے بھارتی وزیر اعظم واجپائی کے خصوصی مشیر نے کہا ہے کہ پاکستان کے ساتھ مذاکرات مرحلہ وار ہونگے تاہم انہوں نے ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ مذاکرات سرحد پار مداخلت سے مشروط ہیں۔ ان میں پاکستان کے ساتھ کشمیر سمیت تمام امور پر بات چیت ہوگی۔

مسئلہ کشمیر کے حل کا امریکی فارمولا امریکہ نے جنوبی ایشیا میں امن قائم کرنے اور مسئلہ کشمیر حل کرنے کا جو فارمولا بنایا ہے اس پر رائے عامہ ہموار کرنے کیلئے دونوں ممالک میں سرگرم این جی اوز کو خصوصی ٹاسک دے دیا گیا ہے۔ اس حوالے سے دونوں ممالک میں موجود سفارتخانے اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس فارمولے کے مطابق جموں اور لداخ بھارت کے پاس رہے گا باقی وادی دس سال کیلئے اقوام متحدہ کی نگرانی میں دے دی جائے گی پھر رائے شماری کرائی جائے گی۔

پنجاب میں ترقی کا نیا ویژن پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ صوبے میں ترقی کا نیا ویژن دیا جا رہا ہے اور منصوبہ بندی کے عمل کی تنظیم نو کی جا رہی ہے تاکہ وسائل کے صحیح اور مکمل استعمال سے عوامی مفاد کے پراجیکٹ کی تکمیل ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ فروغ ابلاغ کے بغیر معاشرتی ترقی کا خواب پورا نہیں ہو سکتا۔

نجی تعلیمی اداروں کے لئے قانون سازی

پاکستان نے نجی تعلیمی اداروں کی کارکردگی کو معیاری بنانے اور ان کی کارکردگی کی مستقل بنیادوں پر نگرانی کیلئے قانون سازی کر لی ہے۔ اب اس مقصد کیلئے جلد ہی ایک مسودہ قانون پارلیمنٹ میں پیش کر دیا جائے گا۔ اس کے مطابق تعلیمی اداروں کو نوٹس دیا جائے گا مقررہ مدت کے اندر خرابی دور نہ کرنے والے تعلیمی ادارے کو بند کر دیا جائے گا۔ نئے قانون کا مقصد خرابیاں دور کرنا ہے۔ پہلی جماعت سے انگریزی تعلیم کو لازمی قرار دینا ضروری ہے۔ بچوں پر بستوں کا بوجھ کم کر دیا جائے گا۔ ان خیالات کا اظہار وفاقی وزیر تعلیم زبیدہ جلال نے لاہور کے ایک قومی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کیا۔

گاڑی برائے فروخت
ایک عدد شیراڈ ماڈل 1983 خوبصورت نیلا رنگ، بہترین کنڈیشن فروخت کرنی ہے۔ نہایت ہی مناسب قیمت
رابطہ: نعیم احمد عزیز A-2/45 دارالعلوم وسطی ربوہ
فون 04524-214392

تریاق بواسیر
بادی بواسیر کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213966

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید وفروخت کے لئے
VIP Enterprises Property Consultant
سہیل صدیقی فون آفس 2270056-2877423

گوندل ٹینٹ اینڈ کیٹرنگ سروس
گاڑیاں۔ لوڈ گاڑیاں اور ویگن ہائی ایس کرایہ پر حاصل کریں
گولبازار ربوہ۔ فون نمبر 212758

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکیوم فارمنگ، بلسٹر پیکجنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
ای میل: knp_pk@yahoo.com

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH: 04524-213649

فخر الیکٹرونکس
ڈیلر: ریفریجریٹر۔ ائرکنڈیشنر۔ ڈیپ فریزر۔ کولر۔ کوکنگ رینج گیزر۔ ہیٹر۔ واشنگ مشین۔ مائیکرو ویو اوون اور سٹیبلائزر
1۔لنک میکلوڈ روڈ، جودھا مل بلڈنگ لاہور فون 7223347-7239347-7354873

تمام گاڑیوں وٹریکٹروں کے ہوز پائپ آٹو کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ نزد گلوب ٹاؤن نزد گلوب نمبر کارپوریشن فیروزوالا لاہور
فون فیکٹری 042-7924522,7924511
فون رہائش 7729194
طالب دعا۔ میاں عباس علی، میاں ریاض احمد، میاں تنویر اسلم

DASCO BEST QUALITY PARTS
داؤد آٹو سپلائی
ڈیلر ہائی لکس۔ ہائی ایس۔ سوزوکی۔ مزدا ڈاٹسن۔ پاکستانی معیاری پارٹس
M-28 آٹو سنٹر بادامی باغ۔ لاہور
پروپرائٹرز: داؤد احمد، محمد عباس، محمود احمد، ناصر احمد
طالب دعا: شیخ محمد الیاس فون: 7725205

ضرورت سٹاف
فون 213944
لیڈی سٹاف کی ضرورت ہے۔ صدر لجنہ اماء اللہ کی تصدیق کے ساتھ درخواست کے ہمراہ تشریف لائیں
یادگار چوک ربوہ

زبردست معیار تعلیم کے خواہاں والدین کے لئے کیڈٹ ساز اقامتی ادارہ۔ کمپیوٹر لیب فری
نیو ملینیئم اسکالرز
چونڈہ (سیالکوٹ)
مکمل انگلش، اردو میڈیم، ہوسٹل کی سہولت کے ساتھ
فون آفس: 04364-210813

البشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
04524-214510 ۔ 04942-423173

بانی فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9:00 بجے تا شام 5:00 بجے
وقفہ 1 بجے تا 2 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

انگریزی ادویات وینک جات کاسمیٹکس بہترین مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 647434

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
23۔ قیراط اور 22 قیراط جیولری سپلائرز
پروپرائٹر: میاں نسیم احمد طاہر، میاں وسیم احمد ایم بی اے

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29